بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۲ | ۱۷ ماہ ظہور ۱۳۲۳ ہش | ۲۷ شعبان ۱۳۶۳ ھ | ۱۷ اگست ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۹۲

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۴ ماہ ظہور۔ بذریعہ ڈاک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ڈاکٹری رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کی طبیعت بوجہ گلے میں درد کے ناساز ہے آنکھ میں بھی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ کی وجہ سے ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے

قادیان ۱۵ ماہ ظہور۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت بھی اچھی ہے۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے متعلق گزشتہ شب شملہ سے بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ بخار ایک سو درجے سے زیادہ ہو گیا ہے۔ کمزوری بہت ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں ــــ خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیریت ہے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک اہم فیصلہ

مجلس مشاورت منعقدہ ۸ اپریل ۱۹۴۴ء میں

ضلع وار جماعتوں کا قیام

(از جناب چودھری فتح محمد صاحب ناظر اعلیٰ)

مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء میں ایک جماعت کی طرف سے یہ تجویز پیش ہوئی تھی۔ کہ نظام تبلیغ و تربیت کے استحکام اور مرکزی تحریکات کو فوری طور پر دیہاتی جماعتوں میں پہنچانے کے لئے یہ امر ضروری ہے۔ کہ ضلع وار جماعتوں کا قیام منظور کیا جائے یعنی ہر ضلع میں ایک جماعت ہو۔ جو اس ضلع کی تمام جماعتوں کی صدر ہو۔ اور وہ جماعت اس بات کی ذمہ وار ہو۔ کہ مرکزی تحریکات کو فوری طور پر اپنے حلقہ کی تمام جماعتوں تک پہنچائے۔ اور اسے کامیاب بنائے۔ نیز اپنے حلقہ میں نظام تبلیغ و تربیت کو مضبوط اور مستحکم بنائے۔

مجلس مشاورت ۴۳ء میں اس تجویز پر چونکہ غور نہ کیا جا سکا تھا۔ اس لئے ملتوی ہو کر دوبارہ مجلس مشاورت ۱۹۴۴ء میں پیش ہوئی۔ اور اس پر غور کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی۔ جس نے غور کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور حسب ذیل تجویز پیش کی۔

"ابتدا میں یہ انتظام تجربۃً چند ایسے اضلاع میں شروع کیا جائے۔ جہاں کے دوست اس کام کے بوجھ کو آنریری طور پر اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ نیز سال کے بعد اس تجربہ کے نتائج کو مجلس مشاورت میں پیش کیا جائے۔ اور یہ کہ یہ ضروری نہیں ہوگا۔ کہ ضلع کی جماعتوں کا مرکز ضلع کا صدر مقام ہو۔ بلکہ حسب حالات ضلع کی اہم اور مضبوط ترین جماعت کو بھی ضلع کی جماعتوں کا مرکز قرار دیا جا سکتا ہے۔ نیز کہ ہر ضلع میں جہاں ایسا نظام قائم کیا جائے۔ اس میں مرکز کے خرچ پر کم از کم ایک کارکن کا رکھا جانا ضروری ہے جو اس ضلع کے امیر کے ماتحت کام کرے۔ اور اس ضلع کی جماعتوں اور مرکز کی خط و کتابت کا جواب دے۔"

سب کمیٹی نے یہ سفارش بھی کی۔ کہ "اس سکیم کو چلانے کے لئے سردست اضلاع گورداسپور۔ لاہور۔ لائل پور۔ گجرات۔ گوجرانوالہ سرگودہا۔ فیروزپور۔ سیالکوٹ۔ جالندھر اور ہوشیارپور میں تحریک کی جائے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے سب کمیٹی کی اس ساری تجویز کو کثرت آراء سے منظور فرما لیا۔ اس کے بعد بعض اور اضلاع کی جماعتوں نے بھی اپنے ہاں یہ نظام کئے جانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ تو حضور نے فیصلہ فرمایا کہ

"جو جماعتیں اس تنظیم میں شامل ہونا چاہیں وہ تین ماہ کے اندر اندر اپنی درخواستیں صدر انجمن احمدیہ (نظارت علیا) کو بھجوا دیں ضلع کی جماعت اپنے آدمی بھیجکر دوسری جماعتوں کو اس کے لئے تیار کرے۔ اور پھر اگر اکثریت اس کے لئے تیار ہو جائے تو ریزولیوشن پاس کر کے صدر انجمن احمدیہ (نظارت علیا) کو بھجوا دیا جائے۔"

اب اس فیصلہ کی تعمیل کے لئے سب سے پہلے اضلاع گورداسپور۔ لاہور۔ لائل پور۔ گجرات۔ گوجرانوالہ۔ سرگودہا۔ فیروزپور۔ سیالکوٹ جالندھر اور ہوشیارپور کی جماعتیں میرے اس اعلان کی مخاطب ہیں۔ ان جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ فوراً سب کمیٹی کی منظور شدہ سکیم کے ماتحت عملی کارروائی اس نظام کے قیام کے لئے شروع کر دیں۔ اور اس کا بہترین طریق یہ ہے۔ کہ ان اضلاع کے صدر مقامات کے ذمہ وار کارکن (امیر یا پریذیڈنٹ صاحبان) اپنے ضلع کی جماعتوں میں تحریک کر کے کسی خاص مقام پر ایک ماہ کے اندر اندر جلسہ کریں۔ جس میں ضلع کی تمام جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان اور ان اصحاب کو شامل ہونے کے لئے لازمی قرار دیا جائے۔ جو گزشتہ مجلس مشاورت میں بطور نمائندہ تشریف لائے تھے۔ اور اس نظام کی اہمیت و ضرورت کو واضح کر کے انتظام کے لئے ضلع کی جماعتوں کے صدر مقام کا انتخاب کیا جائے۔ یعنی اس بات کا فیصلہ کیا جائے۔ کہ آیا اس نظام کا صدر مقام ضلع کا صدر مقام ہو۔ یا کوئی دوسری جماعت جو اپنی کثرت تعداد اور انتظام کے لحاظ سے اہم اور مضبوط ترین ہے۔

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل امور پر بھی غور کر کے فیصلہ کیا جائے۔

(۱) نظام ضلع وار کے امیر کا انتخاب (چونکہ کام کی ابتداء ہو گی۔ اس لئے ایسے دوست انتخاب میں آئیں۔ جو کام کرنے کے اہل ہونے کے علاوہ اپنا وقت زیادہ سے زیادہ خرچ کر سکیں۔ اور اپنے اخلاص علو ہمت اور نیک نمونے اور اثر و رسوخ کے ماتحت جماعتوں سے اس نظام کے استحکام کے لئے کام لے سکیں۔)

(۲) اگر ضرورت سمجھی جائے تو اس امر پر بھی غور کیا جائے۔ کہ آیا ضلعوار نظام کے ماتحت تحصیل وار یا تھانہ وار بھی کوئی نظام قائم ہونا چاہیئے یا سردست ضلعوار نظام ہی اپنے سارے ماتحت حلقہ کی جماعتوں کے لئے کافی ہوگا اگر تحصیل وار یا تھانہ وار نظام قائم کرنے کی بھی ضرورت سمجھی جائے۔ تو اس میں کیا عہدہ دار ہونے چاہئیں۔ نیز ضلعوار نظام کی موجودگی میں تحصیلوار یا تھانہ وار نظام مرکز سے براہ راست کس قسم کی خط و کتابت کر سکتا ہے۔ اور کس قسم کی نہیں کر سکتا۔ ان امور کے متعلق مشورہ اور فیصلہ کرنے کے بعد ۲۰ ستمبر تک مفصل رپورٹ نظارت علیا میں بھجوا دی جائے۔

(باقی دیکھیں ...)

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دعوتِ ولیمہ

قادیان ۱۵ اگست ۴۴ء۔ کل شام کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے نام تار آیا۔ کہ حضور کی طرف سے مسجد مبارک میں پچاس اصحاب کو بلا کر دعوتِ ولیمہ کر دیں۔ اس ارشاد کی تعمیل میں آج دو بجے بعد دوپہر مسجد مبارک میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے پچاس اصحاب کی دعوۃ کی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ کارکنان سلسلہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت سید عبد الستار شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کے افراد اور متعدد غرباء شامل تھے۔ آخر میں حضرت مولوی شیر علی صاحب مقامی امیر نے لمبی دعا فرمائی۔

دعوت میں پچاس اصحاب کی حد بندی گورنمنٹ کے اس قانون کی وجہ سے اختیار کی گئی کہ کسی دعوت میں پچاس سے زیادہ اصحاب کو نہ بلایا جائے۔

عین اسی وقت جبکہ کھانا کھلایا جا رہا تھا۔ کئی دن کے وقفہ کے بعد خوب زور سے بارانِ رحمت نازل ہوئی۔

(بقیہ صفحہ اول)

ابتداء میں اس نظام کے قیام میں ضرور مشکلات ہونگی۔ اور کوئی اہم کام ابتداء میں مشکلات سے خالی نہیں ہوتا۔ لیکن اگر دوست ہمت اور اخلاص اور دعاؤں سے کام لے کر کھڑے ہونگے۔ تو بہت جلد یہ نظام قائم ہو سکتا ہے۔ اور اس کے نتائج شاندار نکل سکتے ہیں۔

اسکے بعد میں ان اضلاع کی جماعتوں کو مخاطب کرتا ہوں جنکا نام سب کمیٹی کی منظور شدہ تجویز میں نہیں ہے۔ مگر وہ اس تنظیم میں شامل ہونا چاہتی ہیں۔ انکے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایت اور فیصلہ واضح ہے کہ "تین ماہ کے اندر اندر اپنی درخواستیں صدر انجمن احمدیہ (نظارت علیا) کو بھجوا دیں۔ ضلع کی جماعت اپنے آدمی بھیجکر دوسری جماعتوں کو اس کیلئے تیار کرے اور پھر اگر اکثریت انکے لئے تیار ہو جائے۔ تو ریزولیوشن پاس کر کے صدر انجمن احمدیہ (نظارت علیا) کو بھجوا دیا جائے۔"

ان جماعتوں کیلئے اس نظام میں شمولیت کا عزم و ارادہ طوعی ہوگا۔ لیکن جب وہ اپنے لئے اس نظام کو منظور کر کے اس میں شامل ہو جائینگی تو پھر انکے لئے ہدایات مندرجہ بالا کے ماتحت کام کرنا ویسا ہی لازمی ہوگا۔ جیسا کہ ان جماعتوں کے لئے جن کے نام سب کمیٹی کی رپورٹ میں درج ہیں۔

احمدیہ کمپنی کی بھرتی کیلئے نوجوانوں کی فوری ضرورت

میں سابقہ تحریکوں میں بتا چکا ہوں کہ ہمیں اس وقت اپنی کمپنیوں کی کمی کو پورا کرنے کیلئے یکصد نوجوانوں کی فوری ضرورت ہے۔ جسے اگر پورا نہ کیا گیا۔ تو اس کے نتائج واضح ہیں۔ نہ صرف اپنی بنی بنائی کمپنیوں کو اپنے ہاتھوں سے توڑنے والے ہونگے۔ بلکہ خود اپنے جماعتی وقار کو بھی صدمہ پہنچائیں گے۔ اس لئے احمدیہ کمپنیوں کی کمی کو فوری طور پر پورا کرنا ہمارا مقدم فرض ہے۔ چنانچہ پندرہ جماعتوں کو مخصوص کر کے انکی طرف ایک وفد بھیجا جا رہا ہے جماعتوں کا فرض ہے کہ اس وفد کی پوری پوری مدد کریں۔ جماعتوں کے نام:۔

(۱) چک نمبر ۵۶۵ ضلع لائل پور (۲) ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔ (۳) سیدوالا ضلع شیخوپورہ (۴) چک نمبر ۵۵۹ ضلع لائلپور (۵) لائل پور (۶) چک نمبر ۵۶۳ ضلع لائل پور (۷) کھاریاں ضلع گجرات (۸) چک سکندر ضلع گجرات۔ (۹) ڈھوڈا ضلع گجرات (۱۰) کنجھو والی ضلع لائل پور (۱۱) جھبور ضلع سیالکوٹ (۱۲) سوشیلہ ضلع گجرات (۱۳) گجرات (۱۴) چک نمبر ۱۱ جھبور ضلع شیخوپورہ۔ ۱۵۔ ڈھیر ضلع شیخوپورہ

ناظر امور عامہ

اعلان نکاح کے متعلق ضروری اعلان۔ نظارت امور عامہ نے اطلاع دی ہے، کہ جو نکاح نظارت کے ذریعہ پڑھے جائیں یا باہر سے بغرض اشاعت آئیں۔ انکا اعلان کرنے سے قبل یہ ضروری ہے کہ نظارت امور عامہ کی تصدیق ساتھ ہو۔ احباب اس بات کا خاص خیال رکھیں۔

کیا آپ دس سال کا چندہ پورا ادا کر چکے؟

المصلح الموعود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ شائع ہو چکا ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچہزاری فوج کا حقیقی سپاہی وہی ہے۔ جو تحریک جدید کے جہاد کبیر میں متواتر دس سال قربانی کرتا رہا ہو۔ اگر کسی کا ایک سال بھی خالی یا بقایا ہوگا۔ تو اس کا نام اس جہاد کی فوج کے رجسٹر میں نہیں لکھا جائیگا۔ اسی غرض سے جن کی سال دہم کی رقم وصول ہو چکی ہے۔ مگر کوئی سال خالی یا بقایا ہے۔ انہیں دفتر بقایا ادا کرنے کی اطلاع کر رہا ہے۔ بعض ایسے بقایا دار لکھتے ہیں۔ کہ ہمارے ذمہ تو بقایا نہیں۔ ایسے احباب نوٹ کریں۔ کہ دفتر تحریک جدید نے حسابات بہت پڑتال اور خوب تحقیق سے بنائے ہیں۔ مزید پڑتال کی گنجائش اسی صورت میں ہے۔ کہ ایسے احباب مرکزی خزانہ کی رسید کا نمبر و تاریخ دیں۔ ورنہ مقامی جماعت کی رسید یا کسی مقامی سکرٹری کی بغیر حوالہ کوپن نمبر و تاریخ تحریر کافی نہیں۔ اگر کسی کے پاس ایسا ثبوت نہیں۔ تو انہیں اپنا بقایا یا خالی سال کا چندہ ادا کر دینا چاہیئے۔ تا وہ اس جہاد میں شامل ہونے سے محروم نہ رہ جائیں۔ وہ جنہوں نے سال دہم اب تک ادا نہیں کیا۔ وہ بھی بہ توجہ تمام جلد سے جلد ادا کریں۔

خاکسار فنانشل سکرٹری تحریک جدید

رمضان المبارک میں درس قرآن مجید

گذشتہ دستور کے مطابق اس سال بھی رمضان کے مہینہ میں قرآن مجید کے درس کا انتظام کیا گیا ہے مسجد اقصیٰ میں نماز ظہر کے بعد سے عصر تک روزانہ انشاء اللہ ایک پارہ کا درس ہوا کریگا۔ پہلے حصہ کا درس مولوی ظہور حسین صاحب فاضل سابق مبلغ روس و بخارا۔ دوسرے حصہ کا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری اور آخری حصہ کا مولوی ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ دینگے۔ قاضی محمد نذیر صاحب سارے درس میں نگرانی کے فرائض بھی سرانجام دیں گے۔ آجکل درسگاہوں میں تعطیلات ہیں۔ اور ستمبر میں عدالتیں بھی بند ہو جاتی ہیں۔ اسلئے بیرونی احباب بھی اس درس سے مستفیض ہو سکتے ہیں۔ دوستوں کو کثرت سے شریک ہو کر فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ مستورات کیلئے پردہ کا بھی انتظام ہوگا۔

ناظر تعلیم و تربیت

صاحبزادی امۃ الوکیل کی تشویشناک حالت

صاحبزادی امۃ الوکیل سلمہا اللہ تعالیٰ بنت صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی چھوٹی سی جان قریباً ڈیڑھ ماہ سے سخت تکلیف اٹھا رہی ہے۔ اور قریباً ایک ہفتہ سے اسکے دائیں پہلو پر فالج کا اثر ہے۔ دوائی اور خوراک قے ہو جاتی ہے۔ کمزوری بے حد ہو گئی ہے۔ کل ایکسرے کے لئے لاہور لے جا رہے ہیں۔ احباب خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت بخشے۔

مکرم ملک عبد الرحمن صاحب خادم کی علالت

لاہور ۱۴ اگست (بذریعہ ڈاک) خدا کے فضل سے کل ٹمپریچر ۹۹.۸ سے نہیں بڑھا طبیعت میں بھی پہلے سے افاقہ معلوم ہوتا ہے۔ الحمد للہ۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ براہ کرم دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ شفائے کامل عطا فرمائے۔

ملک فیض الرحمن فیضی بی۔ اے ۲۷ کوئین روڈ لاہور

تین سوالات کے جواب

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

ایک صاحب بغیر نام کے اپنے کارڈ میں تین سوال تحریر فرماتے ہیں:-

(۱)

حضرت آدمؑ سے پہلے لوگ کیسے تھے۔ انکا طرز رہائش کیا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے کب سے وہ مخلوق پیدا کی اور ان واقعات کا پتہ کہاں سے مل سکتا ہے؟

حضرت آدمؑ سے پہلے جو انسان تھے وہ غیر مہذب انسان تھے۔ باقی رہے انکے اعضاء سو وہ ایسے ہی تھے جیسے آدم کے۔ وہ زمین کے اندر غار کھود کر رہا کرتے تھے۔ یہ معلوم نہیں۔ کہ وہ مخلوق کب سے تھی۔ ان واقعات کا کچھ کچھ اشارہ الہامی کتابوں میں پایا جاتا ہے۔ اور کچھ کچھ علم انتھروپالوجی کے ماہرین نے نکالا ہے۔ جو زمین کے اندر دفن شدہ انسانی ڈھانچوں اور ہڈیوں سے بعض علمی نتیجے نکالتے ہیں۔

(۲)

قرآن کریم نے بدکاری کے ثبوت کیلئے چار گواہ مقرر کئے ہیں۔ اگر کوئی اپنی بیوی کی ایسی حرکت دیکھ لے۔ تو چار آدمی کہاں ڈھونڈتا پھرے؟

جواب میں عرض ہے کہ جہاں قرآن میں چار گواہوں کا ذکر ہے۔ وہیں آپ کے اس سوال کا جواب بھی ہے۔ کوئی سا مترجم قرآن لے کر سورہ نور کا پہلا رکوع پڑھ لیں جہاں لکھا ہے۔ کہ جو لوگ اپنی بیبیوں پر تہمت لگاتے ہیں۔ اور ان کے پاس گواہ نہیں ہیں سوائے اپنے نفس کے۔ تو خاوند قاضی کے روبرو چار دفعہ خدا کی قسم کھا کر گواہی دے کہ میں سچا ہوں اور پانچویں بار کہے کہ اگر جھوٹا ہوں تو مجھ پر خدا کی لعنت۔ اسپر اس عورت کو سزا مل جائیگی سوائے اسکے کہ وہ بھی چار دفعہ قسمیہ شہادت دے کہ میرا خاوند جھوٹا ہے اور پانچویں دفعہ یہ کہے کہ مجھ پر خدا کا غضب ہو اگر وہ سچا ہو۔ اس کے بعد قاضی دونوں میں علیحدگی کرا دیگا اور فیصلہ خدا پر چھوڑ دیا جائیگا۔

(۳)

لوگ اپنے نام سے پہلے خاکسار کا لفظ لکھتے ہیں۔ جس کے معنے ہیں "مٹی چھاننا" یہ جھوٹ اور قابل اعتراض بات ہے۔

خاکسار کے معنے مٹی چھاننے کے نہیں بلکہ اس کے معنے ہیں خاک کی طرح۔ خاک والا۔ خاک کے برابر۔ جیسے سبکسار اور نگونسار۔ مطلب یہ ہے کہ چونکہ ہم واقعی مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں۔ اسلئے ہم اپنے تئیں مٹی کے برابر حقیر سمجھتے ہیں۔ پس اس میں نہ کوئی جھوٹ ہے نہ قابل اعتراض بات۔ کیا انسان مٹی سے نہیں بنا۔ اور کیا اسے خاکساری نہیں دکھانی چاہیئے؟

میں حیران ہوں۔ کہ انکسار کے طور پر وہ اپنے آپ کو اور کیا لکھے۔ کیا اس سے بہتر لفظ اُسے مل سکتا ہے؟ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو ایک دفعہ مسجد میں سوتے پایا۔ تو آپ نے اُن کے جسم پر سے خاک جھاڑی۔ اور فرمایا۔ کہ اے ابو تراب اٹھ۔

پس یہ خاکسار کا لفظ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پسند فرمودہ ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح علیہم السلام کا بھی۔ اور اکثر بزرگ اسے استعمال کرتے ہیں ؎

خاکسارانِ جہاں را بحقارت منگر
توچہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

ایک اہم فیصلہ مجلس مشاورت ۴۳ء

جیسا کہ احباب کو لگاتار اعلانات سے معلوم ہو گیا ہے حضور نے مجلس مشاورت ۴۳ء میں ہر سکرٹری مال سے یہ عہد لیا تھا کہ ہر ماہ کے پہلے ہفتہ میں وہ ایک فہرست سکرٹری مقبرہ بہشتی کو ارسال کیا کریں گے کہ فلاں فلاں تاریخ فلاں فلاں موصی سے رقم وصول کر لی گئی ہے جو کہ فلاں تاریخ کو فلاں کوپن نمبر کے ماتحت داخل خزانہ کر دی ہے۔ اس لسٹ میں نام اور نمبر وصیت کا ہونا ضروری ہے۔ لیکن بہت کم جماعتیں اس کی تعمیل کر رہی ہیں۔ امسال ستمبر تک انتظار کے بعد پھر یہ معاملہ حضور کے پیش ہوگا کہ فلاں فلاں جماعت نے اس کی تعمیل کی ہے اور فلاں نے نہیں کی۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ

مولوی محمد علی صاحب کی تازہ افترا پردازی

اخبار "پیغام" نے اپنے ۲۸ جون کے پرچہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق جو یہ افترا کیا تھا۔ کہ حضور نے اپنے ایک خطبہ جمعہ مطبوعہ "الفضل" ۱۹ جون میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ایسے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ جن سے نعوذ باللہ ہتک ہوتی ہے اس کے متعلق خیال تھا۔ کہ کم از کم مولوی محمد علی صاحب اس کی تائید نہ کریں گے۔ لیکن ۲ اگست کا "پیغام" پڑھ کر ہماری حیرانی کی حد نہ رہی۔ جس میں مولوی صاحب نے اپنے خطبہ کے دوران میں نہ صرف "پیغام صلح" کی افتراء پردازی کی تائید میں ایڑی سے لیکر چوٹی تک کا زور صرف کر دیا۔ اور انتہا درجہ کی درشت کلامی سے کام لیا۔ بلکہ اور بھی کئی ایک افتراء پردازیوں کا طومار جمع کر دیا انہوں نے کہا۔ "یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے۔ یہ اجرائے نبوت کے شوق میں ہے ایک دوسرے کی ضد کی باتیں کرنا میاں صاحب کی عادت میں داخل ہو گیا ہے۔ مرید کوئی کسی بات کو لے کر ایک طرف نکل گیا۔ کوئی دوسری بات لے کر دوسری طرف نکل گیا۔ وہ بھی میاں صاحب کے مرید ہیں۔ جنہوں نے یہاں تک کہہ دیا ؎

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
مگر پہلے سے بڑھکر اپنی شاں میں"

ان الفاظ میں مولوی صاحب نے یہ بتایا کہ یہ شعر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ایک مرید نے آپ کی بات کو لے کر کہا۔ چنانچہ دوسری جگہ بیان کیا۔ کہ

"یہ اس بات کا نتیجہ ہے جو بڑے فخر سے کہی گئی ہے کہ "میں کہا کرتا ہوں۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آگے بڑھنے کا دروازہ خدا نے بند نہیں کیا" یعنی یہ بات ہمیشہ مریدوں کو کہتے چلے آئے ہیں۔ اتفاق سے چھپی پہلی دفعہ ہے۔ اندر بیٹھ کر یہی سبق دیا جاتا تھا۔ اور اسی کو پڑھ کر شاعر نے کہا تھا۔ کہ اب کے جو حضرت محمد مصطفےٰ دنیا میں آئے ہیں۔ تو پہلے سے بڑھ کر شان میں آئے ہیں۔"

مولوی صاحب کے اس افتراء کا جواب پہلے دیا جا چکا ہے۔ کہ یہ بات اتفاق سے چھپی پہلی دفعہ ہے۔ جیسا کہ بتایا جا چکا ہے پہلی دفعہ نہیں۔ بلکہ کئی بار پہلے چھپ چکی ہے۔ اب صرف یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ اس سلسلہ میں جو یہ کہا گیا ہے۔ کہ اسی کو پڑھ کر شاعر نے کہا تھا۔ کہ اب جو حضرت محمد مصطفےٰ آئے ہیں پہلے سے بڑھ کر شان میں آئے ہیں۔ یہ مولوی صاحب کی ایسی کذب بیانی اور افتراء پردازی ہے۔ کہ اس کی حقیقت سے واقف ہونے والا ہر شخص مولوی صاحب کی حالت پر افسوس کے آنسو بہائے بغیر نہیں رہ سکیگا۔

بات یہ ہے کہ یہ شعر جسے مولوی صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے سبق کا نتیجہ قرار دیا۔ وہ آج سے ۳۸ سال قبل ۱۹۰۶ء میں ایک نظم میں کہا گیا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک میں پڑھا۔ اور اخبار "بدر" میں شائع کیا گیا تھا۔ اب اگر مولوی صاحب نے یہ جانتے ہوئے اس شعر کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے سبق کا نتیجہ قرار دیا۔ تو ظاہر ہے کہ انہوں نے دیدہ دانستہ دیانت داری کا خون کیا۔ اور افتراء پردازی سے کام لیا۔ لیکن اگر ناواقفیت سے ایسا کیا۔ تو ایک ایسی بے سروپا بات منہ سے نکالی۔ جس کا ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا۔ اور انہوں نے بے بنیاد الزام لگانے میں انتہائی ظلم کی راہ اختیار کی۔ اب مولوی صاحب بتائیں ان دونوں پہلوؤں میں سے کونسا پہلو اختیار کرنے کا اقرار کرتے ہیں۔ اور اگر ان کے سوا کوئی اور پہلو ہو۔ تو وہ پیش کر دیں۔

روحانی و دنیوی تحریکوں کی تاریخ

روحانی و دنیوی تحریکوں کی مختصر تاریخ۔ انکے پیغام۔ اور پھر اس آخری دور کی عظیم الشان تحریک احمدیت کے پیغام کو سمجھنے کیلئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر

وقف جائیداد و آمد کے متعلق بعض ضروری امور

(۱) کئی ایسے دوست ہیں جو لکھ دیتے ہیں کہ مجھے ماہواریہ تنخواہ اور الاؤنس ملتا ہے حضور جتنا کہیں گے۔ دے دیا جائے گا۔ کئی لکھ دیتے ہیں کہ میں اپنی تنخواہ جو اتنے روپے ہے وقف کرتا ہوں۔ ایسے دوستوں کو واضح ہو کہ وقف کرتے ہوئے اپنی تنخواہ کے متعلق لکھ دینا چاہیئے کہ میری اتنی تنخواہ ہے۔ اور میں اتنے ماہ کی تنخواہ جو اتنے روپیہ بنتی ہے وقف کرتا ہوں تا کہ ریکارڈ رکھنے میں دقت نہ ہو۔ اسی طرح کئی اپنی جائیداد وقف کرتے ہوئے لکھ دیتے ہیں کہ کہ حضور ہماری یہ جائیداد ہے۔ آپ جتنی چاہیں پیش کر دی جائے گی۔ انہیں بھی واضح ہو کہ وہ بھی صاف صاف لکھ دیں کہ ہم اپنی جائیداد کا اتنا حصہ یا ساری جائیداد وقف کرتے ہیں۔

(۲) کوئی ایسی جائیداد وقف نہیں کی جا سکتی جو جھگڑے والی ہو۔ وہی چیز وقف کی جا سکتی ہے۔ جو اپنے قبضہ میں ہو۔ ایسا نہ ہو کہ جائداد تو کسی اور کے قبضہ میں ہو اور اس کے ملنے کی امید پر اس کو وقف کر دیا جائے۔ ایسی جائیداد ہرگز وقف نہیں ہو سکتی۔ (۳) جو جائیداد ایک شخص وقف کرتا ہے۔ وہ اس کی زندگی میں تو وقف رہے گی۔ اس کے مرنے کے بعد اس کا وقف منسوخ ہو جائیگا اور وہ جائیداد اس کے وارثوں میں تقسیم ہو جائیگی وارثین اس کو پھر نئے سرے سے وقف کر سکتے ہیں (۴) "مطالبہ وقف جائیداد" کے اعلان میں جو کوائف چھپے ہیں۔ اپنی درخواست وقف جائیداد کی ان کوائف کے مطابق بھیجنی چاہیئے۔ خاص طور پر جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کی قیمت جو لگائی جائے وہ بحالات موجودہ لگانی چاہیئے۔ نہ کہ اپنی قیمت خرید۔ یہ بات خاص طور پر یاد رکھنے کے قابل ہے۔ (۵) جو دوست اپنی غیر منقولہ جائیداد وقف کرتے ہیں۔ اور ان پر کچھ قرضہ بھی ہوتا ہے۔ اگر تو وہ سمجھتے ہیں کہ قرضہ ہم اپنی آمدنی سے ادا کر سکیں گے۔ تب تو قرضہ کی تعداد جائیداد کی قیمت سے منہا نہ کرنا احسن ہے لیکن اگر وہ سمجھتے ہیں کہ قرضہ جائیداد فروخت کر کے ادا کیا جائے گا تو ان کو قرضہ کی تعداد جائیداد کی قیمت سے نکال کر باقی قیمت کی جائیداد وقف کرنی چاہیئے۔

انچارج تحریک جدید قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم ـــ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ـــ وعلی عبدہ المسیح الموعود

قادیان میں دوکانات اور مکانات کیلئے بہت عمدہ موقعہ

غلہ منڈی متصل ریلوے سٹیشن میں قابل فروخت قطعات

چونکہ آج کل قادیان میں سکنی اراضی کی سخت قلت ہو رہی ہے۔ اور خریدنے والے اصحاب کی خدا کے فضل سے بہت کثرت ہے۔ اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ قادیان کی غلہ منڈی متصل ریلوے سٹیشن میں مزید قطعات فروخت کئے جائیں۔ غلہ منڈی کا نقشہ ایک وسیع مستطیل کی صورت میں ہے۔ جس کے اندر ایک بہت بڑا صحن تجویز کیا گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ریلوے روڈ کی جانب چالیس فٹ کی فراخ سڑک گزرتی ہے۔ یہ قطعات گو دراصل دوکانوں کے لئے مقصود ہیں۔ لیکن چونکہ پلاٹوں کا رقبہ بڑا رکھا گیا ہے۔ اس لئے ان میں بالا خانوں کی صورت میں رہائشی مکان بھی بہت عمدہ بن سکتے ہیں۔ چنانچہ شرقی اور غربی اطراف کے قطعات کا رقبہ فی پلاٹ تین مرلے دو سرساہی سترہ فٹ ہے۔ اور شمالی اور جنوبی قطعات کا رقبہ فی پلاٹ پانچ مرلے چار سرساہی بارہ فٹ ہے۔ اور پیمائش حسب ذیل ہے۔ یعنی غربی و شرقی قطعات کا ماتھا ساڑھے سولہ فٹ ہے اور گہرائی پینتالیس فٹ اور شمالی و جنوبی قطعات کا ماتھا ساڑھے سولہ فٹ اور گہرائی چھہتر فٹ ہے۔ اور ہر پلاٹ کے سامنے ایک فراخ تھڑا بھی چھوڑا گیا ہے۔ جسے خریدار کو استعمال کا پورا پورا حق ہوگا۔

قادیان چونکہ خدا کے فضل سے نہایت سرعت کے ساتھ بڑھ رہا ہے۔ اور اس کی تجارت بھی دن بدن ترقی کر رہی ہے۔ اس لئے انشاء اللہ یہ منڈی کسی دن نہایت بارونق منڈی بننے والی ہے۔ اور موجودہ وقت میں بڑا فائدہ یہ ہے کہ باوجود سکنی اراضی کی قلت کے دوستوں کو قادیان کی آبادی میں ریلوے سٹیشن کے قریب نہایت باموقعہ قطعات مل جائیں گے۔ اور ان کا فالتو روپیہ محفوظ ہو جائے گا۔ آج سے پندرہ سال پہلے جب اس منڈی کے بعض قطعات فروخت کئے گئے تھے۔ تو اس وقت ان کی قیمت دو سو روپیہ فی مرلہ تک پہنچی تھی۔ اب حالات بہت بدل چکے ہیں۔ اور قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا ہے تاہم دوستوں کی سہولت کے لئے اس وقت چھوٹے قطعات کی صورت میں صرف سوا دو سو روپیہ فی مرلہ۔ اور بڑے قطعات کی صورت میں اڑھائی سو روپیہ فی مرلہ قیمت کا فیصلہ کیا گیا ہے جو بہر صورت نقد وصول کی جائے گی۔

دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ غلہ منڈی میں گو بظاہر سکنی اغراض کے لحاظ سے پلاٹوں کا رقبہ کم ہے۔ کیونکہ اصل غرض دوکانوں کی تعمیر ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہمیں ایک نہایت وسیع صحن اور ایک فراخ تھڑا مفت چھوڑنا پڑا ہے۔ اس لئے اگر سارے رقبہ پر پھیلا کر دیکھا جائے تو یہ قیمت موجودہ حالات کے لحاظ سے زیادہ نہیں۔ اور آئندہ چل کر تو یقیناً اسے بہت سستا سمجھا جائے گا۔ یہ تصریح بھی ضروری ہے کہ بعض اہم جماعتی مصالح کے ماتحت منڈی کے قطعات کے متعلق ادنیٰ ملکیت کے حقوق فروخت کئے جا رہے ہیں۔ اور مالکیت اعلیٰ کے حقوق ہمارے رہیں گے۔ مگر جیسا کہ شرائط میں تصریح کر دی گئی ہے اس کا عملی اثر خریداروں کے لئے قریباً نہ ہونے کے برابر ہے۔

خواہشمند اصحاب اپنی درخواست فوراً بھجوادیں۔ کیونکہ چند درخواستوں کے جمع ہو جانے کے بعد تقسیم کا فیصلہ کیا جائے گا۔ والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۵ اگست - سپریم ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ نارمنڈی میں ہمیں اپنے پروگرام سے بھی زیادہ کامیابی ہو رہی ہے۔ جرمن فوجیں جس رستہ سے بچ کر نکل سکتی ہیں۔ وہ صرف بارہ میل چوڑا ہے ایک لاکھ جرمن فوج بارہ سو ٹینک اور چار سو بڑی توپیں اس گھیرے کے اندر ہیں۔ جرمنوں کو اس خطرہ کا پوری طرح احساس ہے۔ اور وہ اس سے بچنے کے لئے بہت ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ اتحادی طیارے دشمن کو چین نہیں لینے دیتے

لنڈن ۱۵ اگست۔ مشرقی پرشیا کی سرحد پر روسی فوجیں دشمن پر برابر دباؤ ڈال رہی ہیں۔ اس وقت وہ ایک اہم چوکی پر جو سرحد سے ۱۸ میل پرے ہے قبضہ کر چکی ہیں۔

واشنگٹن ۱۵ اگست۔ نیو گینی کے اڈوں سے اڑ کر امریکن ہوائی جہاز فلپائن کے راستہ میں ہلماہیرا کے جزیرہ پر لگاتار حملے کر رہے ہیں۔ اس بمباری کی وجہ سے یہ جزیرہ اب دشمن کے کسی کام کا نہیں رہا

کانڈی ۱۵ اگست - اتحادی فوج ٹیڈم روڈ پر بڑھتی ہوئی اب برما کی سرحد پر جا پہنچی ہے۔ جاپانیوں نے ہماری پیشقدمی کو روکنے کے لئے سڑک پر کئی قسم کی رکاوٹیں کھڑی کیں مگر سب دور۔ شمالی برما میں [illegible] کے جنوب میں جس گاؤں پر قبضہ کیا گیا تھا۔ وہاں قدم مضبوطی سے جما لئے ہیں

لنڈن ۱۵ اگست - آرچ بشپ آف کنٹربری نے اہل انگلستان سے اپیل کی ہے۔ کہ اس وقت جبکہ ہندوستان کے دو بڑے لیڈر مسٹر جناح اور گاندھی جی فرقہ وارانہ سمجھوتہ کیلئے آپس میں مل رہے ہیں۔ وہ ہندوستان کے لئے دعا کریں۔

بمبئی ۱۵ اگست - معلوم ہوا ہے کہ مسٹر راجگوپال اچاریہ ۱۸ اگست کو یہاں پہنچ رہے ہیں۔ گاندھی جی ۱۸ اگست کو پہنچیں گے۔ اگر دونوں لیڈروں میں بات چیت کے وقت نوابزادہ لیاقت علی خان سکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ شامل ہوئے۔ تو مسٹر راجگوپال اچاریہ بھی شامل ہوں گے۔

لنڈن ۱۵ اگست - روس کے سرکاری اخبار "پراودا" میں امریکہ کی ایک خبر [illegible] ہوئی ہے کہ مسٹر روزویلٹ عنقریب مسٹر چرچل سے ملاقات کریں گے۔ اور ان سے مطالبہ کریں گے کہ اٹلانٹک چارٹر کے ہندوستان پر اطلاق کا بھی اعلان کر دیا جائے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مارشل سٹالن بھی اس ملاقات میں شریک ہوں گے۔ اور [illegible] چیانگ کائی شیک بھی

ابھی معلوم نہیں کہ یہ ملاقات کب اور کہاں ہو گی۔

برلن ۱۵ اگست - ایک جرمن اعلان میں کہا گیا ہے کہ سرخ افواج جھیل میکلو کے جنوب مشرق میں جرمن صفوں کو توڑنے میں کامیاب ہو گئی ہیں۔ اور شدید لڑائی وہاں جاری ہے۔ وارسا کے شمال مشرق اور بیا لسٹوک کے جنوب مشرق میں دشمن کے کئی حملے پسپا کر دیئے گئے۔ نارمنڈی کے محاذ پر اتحادیوں کا دباؤ بدستور ہے۔ لنڈن اور اس کے نواح میں انتقامی بمباری جاری ہے۔ اعلان میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ فرانس میں ۱۱۲ دہشت پسندوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔

واشنگٹن ۱۵ اگست محکمہ جنگ نے اعلان کیا ہے کہ پرل ہندرگاہ پر حملہ کے دن سے لے کر یکم جولائی ۴۴ء تک امریکن ہوائی جہاز جنگ کے تمام محاذوں پر چھ لاکھ ستتر ہزار بارہ ٹن بم گرا چکے ہیں۔ گویا ان کی بمباری کی رفتار تین ٹن فی گھنٹہ یا دو منٹ میں ایک ٹن ہے۔

لاہور ۱۵ اگست - ماسٹر تارا سنگھ صاحب نے ایک بیان میں کہا کہ اگر پاکستان کا مطالبہ تسلیم کر لیا گیا۔ تو سکھ لاہور اور امرتسر کے اضلاع پر مشتمل علاقہ میں اپنی آزاد سلطنت قائم کر کے رہیں گے۔ آپ نے کہا ۲۰ اگست کو امرتسر میں آل پارٹیز سکھ کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں سکھوں کی ایک خود مختار سلطنت بنانے کی سکیم کی تفاصیل پر غور کیا جائے گا۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ مجھے گاندھی جی پر کوئی اعتماد نہیں رہا۔

الہ آباد ۱۵ اگست - یو پی میں اناج کے قحط کا سخت خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ گندم کے نرخ بڑھ رہے ہیں اور بعض علاقوں میں تو بیس روپیہ من تک پہنچ گئے ہیں۔ جن شہروں میں جزوی راشن ہے۔ وہاں گندم ملتی ہی نہیں۔ چاول کے نرخ بھی کئی جگہ ۳۰-۴۰ روپے فی من تک پہنچ چکے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس حالت کے پیش نظر حکومت ہند نے یو۔ پی کو تیس ہزار ٹن اناج ارسال کیا ہے۔

لنڈن ۱۵ اگست - جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ جرمن فوجوں نے وارسا سے قریباً ایک سو دس میل کے فاصلہ پر واقع شہر اوسٹروک کو خالی کر دیا ہے

لنڈن ۱۵ اگست - سوویٹ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ بعض اخبارات میں شائع شدہ یہ خبر کہ سوویٹ گورنمنٹ نے روس کے مذہبی اور مذہبی مسائل کے بارہ میں پوپ سے کوئی سمجھوتہ کر لیا ہے بالکل بے بنیاد ہے۔

زیورچ ۱۵ اگست - ماسٹر کی اطلاع ہے کہ بلقان کی جرمن فوجوں کے کمانڈر جنرل میکسیلین پر ایک جرمن افسر نے قاتلانہ حملہ کیا۔ مگر وہ بچ گیا۔ مگر گولی لگنے سے سخت مجروح ہوا

لنڈن ۱۵ اگست - جنرل آئزن ہاور کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اتحادی افواج فرانس کے دو اہم شہروں یعنی کلیر شیرڈولوں اور الڈوس میں داخل ہو گئی ہیں۔ مورٹین پر بھی دوبارہ قبضہ کر لیا گیا ہے۔ اتحادی ہوائی جہاز ساحل سمندر سے لے کر پیرس تک دریائے سین کے دونوں طرف دشمن کے فوجی ٹھکانوں پر شدید بمباری کر رہے ہیں۔

دہلی ۱۵ اگست - صوبہ ہذا میں ہیضہ کی وبا پھیل رہی ہے۔ ۱۲ اگست کو ختم ہونے والے ہفتہ میں ۱۵۰ اشخاص بیمار ہوئے۔ جن میں سے ۴۶ مر گئے۔ اس سے پہلے ہفتہ میں ۴۷ میں سے ۲۷ فوت ہوئے تھے۔

لنڈن ۱۵ اگست جرمنی کے ساتھ ڈپلومیٹک تعلقات کے انقطاع کے بعد ترکی کے بڑے بڑے شہروں میں بلیک آؤٹ شروع ہو گیا ہے۔ استنبول سے بچوں کو نکالا جا رہا ہے۔ باخبر حلقوں کی رائے ہے کہ ترکی عملاً جنگ سے علیٰحدہ رہنے کی پوری پوری کوشش کرے گا۔ لیکن یہ امر بھی یقینی ہے کہ روس اس سے کم پر مطمئن نہیں ہو گا کہ ترکی ہٹلر کے خلاف اعلان جنگ کرے۔

لاہور ۱۵ اگست - پولیس نے چوروں کے ایک گروہ کو گرفتار کیا ہے۔ جو روشندانوں کے ذریعہ مکانوں میں داخل ہو کر وارداتیں کیا کرتا تھا۔ اس گروہ کی لیڈر ایک عورت غلام فاطمہ نام ہے جس کے قبضہ سے ہزاروں روپے کا مسروقہ مال برآمد ہوا ہے۔

لنڈن ۱۵ اگست - اب اس امر کا انکشاف کیا گیا ہے کہ فرانس پر چڑھائی کے دس روز بعد تک اتحادی فوجیں مصنوعی بندرگاہوں سے کام لیتی رہیں۔ جو خاص اس مقصد کے لئے برطانیہ میں تیار کی گئی تھیں۔ کیونکہ ان کے پاس کوئی قدرتی بندرگاہ نہ تھی۔ مصنوعی بندرگاہیں الگ گودیاں سمندر میں میلوں تک پھیلی ہوئی تھیں۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جب فرانس پر چڑھائی کی تفاصیل زیر غور تھیں تو لارڈ لوئی ماؤنٹ بیٹن نے یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ مصنوعی بندرگاہیں تیار کر کے ساتھ لے جائی جائیں

لنڈن ۱۵ اگست - سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ برطانوی، امریکن اور فرانسیسی فوجیں آج صبح ان تینوں ملکوں کے جہازوں کے ذریعہ جنوبی فرانس کے ساحل پر طولون اور مارسیلز کے درمیان اتر گئیں۔ ان کے ساتھ زبردست ہوائی طاقت تھی یہ فوجیں مختلف گروہوں میں یکے بعد دیگرے اتریں۔ اور صبح کے دس بجے تک سات گروپ اتر چکے تھے۔ چھاتہ بردار دستے سب سے پہلے اترے۔ وہ دو میل آگے بڑھ گئے۔ دشمن نے برائے نام مقابلہ کیا۔ نارمنڈی میں گھری ہوئی ایک لاکھ جرمن فوج کا صفایا کیا جا رہا ہے۔

لنڈن ۱۵ اگست - اتحادی کمانڈر نے فرانسیسیوں سے اپیل کی ہے کہ جرمنوں کو نکالنے کے لئے سرگرم عمل ہوں۔ انہیں کیا کرنا چاہیئے؟ یہ عنقریب بتا دیا جائے گا۔ وہ برطانوی ریڈیو سنتے رہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ فرانسیسی قوم میں پھر جان پڑ گئی ہے۔